بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

# الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | اتوار ۱۱ شعبان ۱۴۰۴ھ ؛ ۱۳ ہجرت ۱۳۶۳ ہش ؛ ۱۳ مئی ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۱۱

## اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۲ ہجرت / مئی۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں اور فضلوں سے معمور طویل زندگی عطا کرے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

# مَیں نوعِ انسان سے سب سے زیادہ محبّت کرتا ہوں

## سچّے خدا کو حاصل کرنے کی دولت پاکر ظلم ہے کہ مَیں نوعِ انسان کو اِس سے محروم رکھوں

### پاک زندگی ایک لعلِ تاباں ہے جو خدا نے مجھے دی ہے تا مَیں دنیا کو اس کے حصول کی راہ بتاؤں :

" میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ مَیں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے اور اس کی اسقدر قیمت ہے کہ اگر مَیں اپنے ان تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولتمند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھکر سونا چاندی ہے۔ وہ ہیرا کیا ہے؟ سچّا خدا۔ اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا اور سچّا ایمان اس پر لانا اور سچّی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچّی برکات اس سے پانا۔ پس اسقدر دولت پاکر سخت ظلم ہے کہ مَیں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں اور وہ بھوکے مریں اور مَیں عیش کروں یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہوگا۔ میرا دل ان کے فقر و فاقہ کو دیکھ کر کباب ہو جاتا ہے۔ انکی تاریکی اور تنگ گزرانی پر میری جان گھٹتی جاتی ہے۔ مَیں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے ان کے گھر بھر جائیں۔ اور سچائی اور یقین کے جواہر ان کو اتنے ملیں کہ ان کے دامنِ استعداد پُر ہو جائیں۔

ظاہر ہے کہ ہر ایک چیز اپنی نوع سے محبت کرتی ہے ..... سو مَیں نوعِ انسان سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہوں۔ ہاں انکی بدعملیوں اور ہر ایک قسم کے ظلم اور فسق اور بغاوت کا دشمن ہوں۔ کسی کی ذات کا دشمن نہیں۔ اس لئے وہ خزانہ جو مجھے ملا ہے جو بہشت کے تمام خزانوں اور نعمتوں کی کنجی ہے وہ جوشِ محبت سے نوعِ انسان کے سامنے پیش کرتا ہوں" (اربعین ۱)

" وہ پاک زندگی جو گناہ سے بچکر ملتی ہے وہ ایک لعلِ تاباں ہے جو کسی کے پاس نہیں ہاں خدا تعالیٰ نے وہ لعلِ تاباں مجھے دیا ہے اور مجھے اس نے مامور کیا ہے کہ مَیں دنیا کو اس لعلِ تاباں کے حصول کی راہ بتادوں۔ اس راہ پر چل کر مَیں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص یقیناً یقیناً اسکو حاصل کریگا اور وہ ذریعہ اور وہ راہ جس سے یہ ملتا ہے ایک ہی ہے جس کو خدا کی سچّی معرفت کہتے ہیں۔ درحقیقت یہ مسئلہ بڑا مشکل اور نازک مسئلہ ہے کیونکہ ایک مشکل امر پر موقوف ہے۔ فلاسفر جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا ہے آسمان اور زمین کو دیکھ کر اور دوسرے مصنوعات کی ترتیب ابلغ و محکم پر نظر کر کے صرف اتنا بتاتا ہے کہ کوئی صانع ہونا چاہیئے مگر مَیں اس سے بلند تر مقام پر لے جاتا ہوں اور اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر کہتا ہوں کہ خدا ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۶)

● ربوہ۔ ۱۱ ہجرت / مئی۔ آج یہاں "البیت الاقصیٰ" میں نماز جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی اور خطبہ دیا۔ جس میں انھوں نے نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا مطمحِ نظر اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

مولانا نے ابتداء میں اس آیت قرآنی کی تلاوت کی :-

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۝

(البقرہ : ۱۴۹)

ترجمہ: اور ہر ایک (شخص) کا ایک (نہ ایک) مطمحِ نظر ہوتا ہے جسے وہ (اپنے آپ پر) مسلط کر لیتا ہے۔ سو (تمہارا مطمحِ نظر یہ ہو کہ) تم نیکیوں (کے حصول) میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔

انھوں نے کہا کہ نیکیوں کے میدان میں مسابقت کے لئے بھی انسان کو اسی طرح محنت۔ کوشش اور مشکلات کے پیش آنے پر قربانی کرنی ہوتی ہے جس طرح دنیاوی اغراض کے حصول کے لئے کرنی پڑتی ہے تاہم نیکی کے میدان میں قربانی کرنے کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ انسان نہ صرف خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرتا ہے بلکہ اس کی مخلوق کی نگاہ میں بھی محبوب بن جاتا ہے۔ مولانا نے اس ضمن میں حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک تقریر مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۰۴ء کا ایک طویل اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں حضرت اقدس نے انسانی زندگی کی ناپائیداری کا ذکر کر کے حسنات میں ترقی کرنے کی تلقین فرمائی ہے اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے تلخیاں برداشت کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔

خطبہ سے پہلے اعلان کیا گیا کہ احباب خطبہ شروع ہونے سے پہلے ہی قریب آجائیں تاکہ لاؤڈ سپیکر نہ ہونے کی وجہ سے سب احباب خطبہ سن سکیں۔ خطبہ

(باقی صفحہ ۲ پر)

پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: سید عبدالحی ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ؛ قیمت ۵۰ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ

۱۱ شعبان ۱۴۰۴ھ
۱۳ ہجرت ۱۳۶۳ ہش

# مامورین الٰہی اور ان کی جماعتوں کو پیش آنیوالے ابتلاؤں میں پوشیدہ حکمت

اللہ تعالیٰ اگر چاہتا تو اُس کے مبعوث کردہ کسی مامور اور اُس کی لائی ہوئی صداقت کی کبھی کوئی مخالفت نہ ہوتی اور مامورین الٰہی کی طرف سے دعویٰ ماموریت کے ساتھ ہی لوگ دھڑا دھڑ ایمان لے آتے اور ان کے اعوان و انصار میں شامل ہو کر حق کو دوسروں تک پہنچاتے چلے جاتے لیکن خدا نے شروع ہی سے ایسا نہ چاہا بلکہ لوگوں کو اس امر کا اختیار دیا کہ جو چاہے ایمان لے آئے اور جو نہ چاہے وہ انکار کر دے اور جس مسلک کو صحیح سمجھتا ہے اسی پر قائم رہے۔

ماضی میں ہر زمانہ کے لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اس اختیار کو غلط رنگ میں استعمال کرنے کو ترجیح دی۔ انہوں نے اپنی طرف مبعوث ہونے والے مامور کا انکار ہی نہیں کیا بلکہ اسے پہلے تو خندۂ استہزاء میں اڑانا چاہا اور جب دیکھا کہ بعض لوگ اس کی باتوں سے متاثر ہو کر اس پر ایمان لا رہے ہیں اور رفتہ رفتہ ایمان لانے والوں میں اضافہ ہو رہا ہے تو انہوں نے مخالفت پر آمادہ ہو کر اس مامور من اللہ اور اس پر ایمان لانے والوں کی مخالفت پر کمر باندھی انہیں طرح طرح کی اذیتیں دینا شروع کیں، حتیٰ کہ ظلم کا بازار گرم کرنے میں بھی کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں اس امر پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ اُس کا کوئی ایک مامور بھی تو ایسا نہیں گزرا جسے لوگوں نے تضحیک کا نشانہ نہ بنایا ہو اور انتہائی ذلت آمیز سلوک روا رکھ کر اسے اور اسکے ماننے والوں کو مسلسل اذیتیں نہ پہنچائی ہوں۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایسا کیوں چاہا اور اپنے پیاروں کو تضحیک و تذلیل اور مظالم کا نشانہ کیوں بننے دیا؟ اس کا اللہ تعالیٰ نے یہ جواب دیا ہے کہ ایسا ہونا اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ ایمان لانے والے مشکلات و مصائب کی بھٹی میں سے گزر کر کندن بنیں اور صبر و استقامت کے اوصاف سے متصف ہو کر صداقت پر اس مضبوطی سے قائم ہوں کہ ان کے پائے ثبات میں ذرہ بھر بھی لغزش نہ آئے۔ وہ ان اوصاف سے متصف ہوئے بغیر حق و صداقت کو دنیا میں پھیلانے اور دنیا میں ایک انقلاب عظیم برپا کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ جتنا عظیم انقلاب برپا کرنا مقصود ہو اتنے ہی عظیم ابتلاؤں میں سے اہل حق کا گزرنا ضروری ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مختلف مامورین الٰہی کو پیش آنے والے انتہائی مصائب اور صبر آزما حالات کا ذکر کرنے کے بعد ان کو اور ان کے ماننے والوں کو یہی نصیحت کی کہ وہ صبر و استقامت کا مظاہرہ کرتے چلے جائیں۔ ان کے صبر و استقامت کا بالآخر یہی نتیجہ نکلے گا کہ ان کو اذیتیں دینے والے خود صداقت کا شکار ہوئے بغیر نہیں رہیں گے۔ مثال کے طور پر جب حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام اور ان پر ایمان لانے والوں کو فرعون جیسے جابر بادشاہ اور آل فرعون کے ہاتھوں انسانیت سوز مظالم کا تختۂ مشق بننا پڑا اور ظلم ڈھانے سے آل فرعون کے باز آنے کی کوئی صورت نظر نہ آئی تو انہوں نے مظالم سے نجات اور حق کے غلبہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور بڑے ہی درد و الحاح سے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں دعا کی قبولیت کی تو بشارت دی لیکن ساتھ ہی انہیں تلقین کی کہ وہ صبر کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑیں اور پوری دلجمعی سے استقامت کا مظاہرہ کرتے چلے جائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَ لَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

(یونس آیت ۹۰)

اللہ نے کہا تم دونوں کی دعا قبول کر لی گئی ہے۔ پس تم استقامت دکھاؤ اور ان لوگوں کی راہ پر قدم نہ مارو جو علم سے بے بہرہ ہیں

اسی طرح جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آنحضورؐ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو قریش مکہ کے ہاتھوں اذیتیں سہنی پڑیں اور انسانیت سوز مظالم برداشت کرنا پڑے تو اللہ تعالیٰ نے یہی ہدایت ان مقدس ہستیوں کو بھی کی۔ چنانچہ فرمایا:

فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۭ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ ... وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ۭ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ۭ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۝ وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

(ھود آیات ۱۱۳، ۱۱۵، ۱۱۶)

پس (اے رسول!) تُو ان لوگوں سمیت جنہوں نے تیرے ساتھ ہو کر (ہماری طرف) رجوع کیا ہے (اس طرح) جس طرح تجھے حکم دیا گیا ہے سیدھی راہ پر قائم رہ۔ اور (اے مومنو!) تم کبھی حد سے نہ بڑھنا جو کچھ تم کرتے ہو وہ اسے دیکھ رہا ہے..... اور (اے مخاطب) تُو دن کی دونوں طرفوں نیز رات کے (متعدد اور مختلف) اوقات میں عمدگی سے نماز ادا کیا کر۔ یقیناً نیکیاں بدیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ (تعلیم اللہ کی) یاد رکھنے والوں کے لئے ایک نصیحت ہے۔ اور صبر (اور استقلال) سے کام لے کیونکہ اللہ نیکوکاروں کے اجر کو ضائع نہیں کیا کرتا۔

ان آیات میں اُن ہولناک مظالم کی شدت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو مکی زندگی میں آنحضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے قدسی صفات صحابہؓ کو برداشت کرنا پڑ رہے تھے۔ ایسے ہولناک مظالم پر بھی یہی حکم ہوا کہ صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹنے نہ پائے اور پائے استقلال میں خفیف سی لغزش بھی نہ آنے پائے اور ظلم کے مداوا کے طور پر اگر تلقین ہوئی تو صرف یہی کہ دن اور رات نمازوں میں دعائیں کرتے چلے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ خود حالات کو بدل کر وہ وقت لے آئے گا کہ مخالفت کرنے والے فوج در فوج صداقت کی طرف دوڑے چلے آئیں گے۔ اسی لئے ہمیں اُسی زمانہ میں فتح و نصرت کی بشارت سے نوازتے ہوئے اُس آنے والے موعود زمانہ میں بھی تسبیح و تحمید اور استغفار کے شعار کو جاری رکھنے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ فرمایا:

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝

(سورۃ النصر)

پس اللہ کی مدد اور کامل غلبہ آجائے گا اور تُو اس بات کے آثار دیکھ لے گا کہ اللہ کے دین میں لوگ فوج در فوج داخل ہوں گے اُس وقت تُو اپنے رب کی تعریف کے ساتھ ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کرنے میں مشغول ہو جایا کر اور اس سے بخشش کی دعا کیا کر۔ وہ یقیناً اپنے

(باقی دیکھو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# محمد ہست برہانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مکرمہ امۃ الکریم وزیر صاحبہ ایم اے: دارالرحمت غربی: ربوہ

فخرِ رسل خیر البشر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہمہ صفات ذاتِ بابرکات نے دنیا میں تشریف لا کر جہاں اس کائنات کو اپنے پُرنور قدموں سے جلا بخشی وہاں تمام کائنات آپؐ کی آمد کے نتیجہ میں اپنے خالق و مالک سے آگاہ ہوئی۔ گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم تخلیق کے مرکزی نقطہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جہاں خالق اور مخلوق کے تعلقات کے تار آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ مل جاتے ہیں۔ آپؐ کا وجود سراپا رحمت و شفقت بن کر دنیا پہ ظاہر ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے ریگزارِ عرب رحمت کے پانیوں سے لبریز ہو گیا اور کیوں نہ ہوتا جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ:۔

"وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝"

(الانبیاء: ۱۰۸)

ترجمہ: اور ہم نے تجھے دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی رحمت و شفقت تھی جس نے عرب کے درندہ صفت انسانوں کو باخدا انسان بنا دیا۔ برس ہا برس کے غلاموں کو غلامی کے طوق سے نجات دلائی۔ عورت، جس کی حیثیت کنکر پتھر سے زیادہ نہ سمجھی جاتی تھی اسی رحمت دو عالم کے ذریعہ انسان کہلانے کی حقدار ٹھہری اور معاشرے میں اس کے سارے حقوق متعین کر دیئے گئے۔ حتیٰ کہ انسان تو انسان، بے زبان جانور چرند پرند اور جمادات و نباتات تک آپ کی رحمت کے سائے تلے آ گئے اور عالمین کی ہر شے آپؐ کی رحمت کے بادل سے سیراب ہوئی۔ انسان کے درد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پگھلے ہوئے دل کی دعاؤں نے ایسا اعجاز دکھایا کہ دنیا کا نقشہ بدل دیا۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں ایک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک خاکی نبی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں جو کہ اس امیٔ بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ....."

(برکات الدعا۔ صفحہ ۱۴، ۱۵)

آپؐ کے کریمانہ اخلاق کی بلندی اور عظمت کا اندازہ لگانا ایک عام انسان کے بس کی بات نہیں جبکہ خالق کائنات نے آپؐ کو ان عظیم الشان الفاظ سے نوازا کہ:۔

"اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ"

یقیناً آپ بہت ہی بلند اخلاق پر فائز ہیں۔

## بعثت سے قبل کی زندگی:

بعثت سے پہلے آپؐ کی زندگی پر نظر ڈالیں تو وہ دنیا کی ہر آلائش سے یکسر پاک نظر آتی ہے۔ آپؐ اپنی فطرت صحیحہ کی وجہ سے ہمیشہ عرب سوسائٹی کی گندی رسوم سے مجتنب رہے۔ شرک، بُت پرستی جوا اور شراب نوشی سے ہمیشہ آپؐ کو نفرت رہی۔ اعلانِ نبوت سے بہت پہلے ہی آپؐ کا قریش کے اندر صادق اور امین کے لقب سے مشہور ہو جانا آپؐ کی امانت، دیانت اور اخلاق فاضلہ کا بیّن ثبوت ہے۔ آپؐ کی سچائی اور راستبازی کا یہ عالم تھا کہ ابوجہل جیسا معاند جو آپؐ کے خون کا پیاسا تھا۔ ایک دفعہ زمانۂ نبوت میں آپؐ سے کہنے لگا:۔

(ترجمہ) اے محمد! ہم تجھے جھوٹا نہیں کہتے بلکہ اس بات کو جھوٹا کہتے ہیں جو تو لایا ہے۔"

اسی طرح ابوسفیان ہرقل روم کے سامنے پیش ہوا تو ہرقل نے اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دریافت کیا کہ:۔

"کیا تم نے اس دعویٰ سے پہلے اس شخص کا کوئی جھوٹ دیکھا؟"

تو ابوسفیان سے بھی باوجود آپؐ کے ساتھ بے انتہا دشمنی کے بیساختہ "لا" یعنی نہیں کے کوئی جواب نہ بن پڑا۔

النضر بن الحارث بھی شدید ترین دشمنانِ اسلام میں سے تھا۔ لیکن جب اس نے کسی شخص کو یہ کہتے سنا کہ نعوذ باللہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جھوٹا ہے تو بے اختیار ہو کر بولا:۔

(ترجمہ) محمدؐ تم میں ہی ایک چھوٹا سا بچہ ہوتا تھا۔ اور وہ تم سب میں سے زیادہ پسندیدہ اخلاق والا تھا۔ اور سب سے زیادہ راستگو تھا اور سب سے زیادہ امین تھا۔ اور اس کے متعلق تمہاری یہی رائے رہی۔ حتیٰ کہ جب تم نے اس کی زلفوں میں سفیدی دیکھی اور وہ بڑھاپے کو پہنچا اور وہ تمہارے پاس وہ کچھ لایا جو کہ وہ لایا تو تم یہ کہنے لگے کہ وہ ساحر ہے اور جھوٹا ہے۔ خدا کی قسم وہ جھوٹا اور ساحر تو ہرگز نہیں۔"

(سیرت خاتم النبیین حصہ اول۔ از حضرت مرزا بشیر احمد صفحہ ۱۴۹، صفحہ ۱۵۲)

اشد ترین دشمنانِ اسلام کی آپؐ کے حق میں ایسی شہادتیں آپؐ کی کامل شخصیت کی آئینہ دار ہیں اور یہ سب اپنی جگہ بہت ہی اہمیت رکھتی ہیں لیکن اس بارے میں سب سے اہم اور مستند شہادت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفیقۂ حیات حضرت خدیجہ رضؓ کی ہے جو ایک طویل عرصہ آپؐ کی شریکِ حیات رہنے کی وجہ سے صحیح معنوں میں آپؐ کے ہر پہلو کی محرمِ حال تھیں۔ جب پہلی دفعہ آپؐ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی لے کر حاضر ہوئے تو آپؐ گھبرائے ہوئے گھر تشریف لائے اور حضرت خدیجہ رضؓ سے اپنے بارے میں خوف کا اظہار کیا تو حضرت خدیجہ رضؓ نے بے ساختہ یہ الفاظ کہے کہ:۔

"ہرگز نہیں ہرگز نہیں! خدا کی قسم اللہ آپؐ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپؐ رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرتے ہیں اور صادق القول ہیں۔ اور لوگوں کے بوجھ بٹاتے ہیں اور آپؐ نے گمشدہ اخلاق کو اپنے اندر جمع کیا ہے اور آپؐ مہمان نواز ہیں اور حق کی راہ میں لوگوں کے مددگار ہوتے ہیں۔"

(سیرت خاتم النبیین حصہ اول)

دعویٰ نبوت سے پہلے اور بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ جگمگاتے نظر آتے ہیں۔ جس طرح چمکتا سورج اپنی آپ دلیل ہے اسی طرح آپؐ اپنی ذات میں بے مثال تھے۔ چشمِ فلک نے اس سے پہلے حسن و احسان میں ایسی بے نظیر ہستی کہاں دیکھی ہوگی۔

## بے جانوں اور جانوروں سے محبت:

محبت میں بے پناہ کشش ہے اور آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تو سراپا محبت تھی۔ اس لئے نہ صرف انسان بلکہ بے زبان جانور اور بے جان چیزیں بھی آپؐ کی محبت کا فیض حاصل کرتی تھیں۔ اور آپؐ کی جدائی ان پر بہت شاق گزرتی تھی۔ تاریخ میں ایسے بے شمار واقعات ملتے ہیں۔ مثال کے طور پر چند ایک پیش ہیں:۔

"مسجد نبویؐ میں پہلے منبر نہ تھا۔ مسجد میں خرمے کے تنہ کا ایک ستون تھا۔ آپؐ اس سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے منبر تیار ہوا تو آپؐ نے اس پر کھڑے ہو کر جمعہ کا خطبہ دینا شروع کیا تو دفعتاً اس ستون سے بچوں کی طرح رونے کی آواز آنے لگی..... یہ دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اتر کر آئے اور ستون پر تسکین کے لئے ہاتھ رکھا اور اس کو سینہ سے لگا لیا تو آواز بند ہو گئی۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس کا یہ رونا اس بنا پر تھا کہ یہ پہلے خدا تعالیٰ کا ذکر سنا کرتا تھا۔"

(سیرت خاتم النبیین حصہ اول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں ایک طرف کو نکلا تو میں نے دیکھا کہ جو پہاڑ اور درخت بھی سامنے آتا ہے اس سے "السلام یا رسول اللہ" کی آواز آتی ہے اور میں اس کو سن رہا تھا۔"

(سیرت خاتم النبیین حصہ اول)

"ایک دفعہ آپؐ ایک انصاری کے باغ میں گئے۔ ایک اونٹ کھڑا چلا رہا تھا۔ آپؐ کو دیکھ کر وہ بلبلانے لگا۔ اور اس کی دونوں آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے۔ آپؐ نے قریب جاکر اس کے سر اور کنپٹی پر ہاتھ پھیرا تو وہ چپ ہوگیا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کہ یہ کس کا اونٹ ہے۔ لوگوں نے ایک انصاری کا نام بتایا۔ وہ بلوائے گئے تو آپؐ نے فرمایا۔ تم ان جانوروں پر جن کو خدا نے تمہارا محکوم بنایا ہے رحم کرو۔ اس اونٹ نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو اور اس کو تکلیف دیتے ہو۔"

(سیرت خاتم النبیین حصہ اول)

## انسانوں کے دکھوں کا مداوا:

دکھی انسانوں کے درد کا آپؐ مداوا تھے جو شخص بھی آپؐ کے پاس اپنی تکلیف بیان کرتا۔ آپؐ کی ذات کے اعجاز اور خدا تعالیٰ کی توفیق خاص سے اس کی تکلیف رفع ہو جاتی اور وہ خوش و خرم اور مطمئن ہو کر واپس لوٹتا۔ یہاں چند معجزات کا ذکر بے محل نہ ہوگا۔

"حجۃ الوداع کے موقعہ پر آپؐ کی خدمت میں ایک عورت اپنے بچہ کو لے کر حاضر ہوئی اور عرض کی کہ یہ بولتا نہیں۔ آپؐ نے پانی منگایا۔ ہاتھ دھویا اور کلی کی اور فرمایا کہ یہ پانی اس کو پلا دو۔ اور کچھ اس کے اوپر چھڑک دو۔ دوسرے سال وہ عورت واپس آئی تو بیان کیا کہ لڑکا بالکل اچھا ہوگیا اور بولنے لگا۔"

(سیرۃ خاتم النبیین حصہ اول)

"حضرت ابوہریرہؓ نے ایک دفعہ حافظہ کی شکایت کی تو آپؐ نے ان سے فرمایا کہ دامن پھیلاؤ انھوں نے پھیلایا۔ آپؐ نے اس میں ہاتھ ڈالا۔ پھر فرمایا کہ اب اس کو سمیٹ لو۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا تب سے پھر میں کوئی بات نہ بھولا۔"

(سیرت خاتم النبیینؐ حصہ اول)

"محمد بن حاطبؓ ایک صحابی ہیں وہ جب بچہ تھے تو اپنی ماں کی گود سے گر کر آگ میں گر پڑے اور کچھ جل گئے۔ ان کی ماں ان کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں آپؐ نے اپنا لعاب دہن ان پر ملا اور دعا پڑھ کر دم کیا۔ محمد بن حاطب کی ماں کہتی ہیں کہ بچہ کو لے کر میں وہاں سے اٹھنے بھی نہیں پائی تھی کہ بچہ کا زخم چنگا ہوگیا۔"

(سیرت خاتم النبیینؐ حصہ اول)

"غزوۂ حنین میں حضرت خالدؓ بن ولید کے پاؤں میں زخم لگا جب لڑائی ختم ہوچکی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا۔ آپؐ حضرت خالدؓ کی فرودگاہ پوچھتے ہوئے ان کے پاس آئے۔ دیکھا کہ کجاوہ سے ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے ہیں۔ آپؐ نے ان کے زخم پر ایک نگاہ ڈالی اور اس پر لعاب دہن ڈال دیا۔ زخم اچھا ہوگیا۔"

(سیرت خاتم النبیینؐ حصہ اول)

(باقی)

## درخواست ہائے دعا

- میرے پوتے کمال ناصر ابن جمال الدین انور کا اپنڈیکس کا اپریشن ہوگیا ہے۔
(فیروز الدین امرتسری انسپکٹر تحریک جدید)
- خاکسار بعض مقدمات کی وجہ سے بہت زیادہ پریشان ہے۔
(محمد رشید احمد، نارووال)
- مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی آنکھ پر چوٹ لگ گئی ہے شدید تکلیف ہے۔
(ظہور الدین بابر، منڈی بہاؤالدین)
- خاکسار کے ماموں مکرم مرزا مجیب احمد صاحب نے لندن میں نیا کاروبار شروع کیا ہے۔
(مبارک احمد صدیقی دارالرحمت غربی ربوہ)

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

بندے کی طرف رحمت کے ساتھ لوٹ لوٹ کر آنے والا ہے۔

الغرض جملہ مامورین الٰہی اور انکی جماعتوں کو انتہائی صبر آزما حالات میں سے گزرنا پڑا۔ اس میں حکمت یہی تھی کہ ان جماعتوں کے افراد ان حالات میں سے گزر کر ایسے اوصاف سے متصف ہوں جن سے دوسروں کی زندگیوں میں انقلاب برپا کرنے کے لئے ان کا متصف ہونا ضروری ہوتا ہے۔ کوئی ایک مامور بھی تو ایسا نہیں گزرا جسے اور جس کی قائم کردہ جماعت کو ایسے صبر آزما حالات میں سے نہ گزرنا پڑا ہو۔

## آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں۔

"تم نے جس شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر یہ اقرار کیا ہے کہ تم اپنی جانیں اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی وجاہت سب کچھ اس پر قربان کردو گے وہ تم سے قربانی کا مطالبہ کرتا ہے اور تمہارے مال تم سے مانگتا ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ تم آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو۔" (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

## مطالبات تحریک جدید۔ سادہ زندگی

**زیور** "جو عورتیں اس عہد میں اپنے آپ کو شامل کرنا چاہیں وہ کوئی نیا زیور نہیں بنوائیں گی اور جو مرد اس میں شامل ہیں وہ بھی عہد کریں کہ عورتوں کو نیا زیور بنوا کر نہیں دیں گے پرانے زیور کو توڑوا کر نیا بنوانے کی بھی ممانعت ہے۔ لیکن ٹوٹے ہوئے زیور کی مرمت جائز ہے۔"

**زیور کے نقصانات!** "درحقیقت زیور اقتصادی لحاظ سے ایک نہایت ہی مضر چیز ہے کیونکہ اس میں قوم کا روپیہ بغیر کسی فائدہ کے پھنس جاتا ہے اور دراصل یہ ہی وہ سونا چاندی اکٹھا کرنا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ جو لوگ سونا چاندی اکٹھا کرتے ہیں قیامت کے دن اس سونے اور چاندی کو گرم کر کے ان کے جسم پر داغ لگایا جائے گا ..... اس لیے زیورات کی کثرت بھی ناپسندیدہ امر ہے۔ ہاں عورت کی اس کمزوری کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ وہ زیور کو پسند کرتی ہے جس کا قرآن کریم نے بھی یُنَشَّؤُا فِی الْحِلْیَۃِ میں ذکر فرمایا ہے اسے تھوڑا سا زیور پہننے کی اجازت ہے ..... زیورات ملک کی صنعت و حرفت کی ترقی میں سخت روک ہیں۔ ایک عورت اگر اپنے پاس دس ہزار روپے کا زیور بھی رکھ لیتی ہے تو اس کو اس سے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ دس ہزار روپیہ تجارت میں لگا دیتی ہے اور پندرہ بیس آدمی پرورش پا جاتے ہیں تو اس سے ملک اور قوم کو بڑا فائدہ پہنچے گا ..... پس زیورات کے بنوانے میں جس قدر احتیاط کی جا سکے وہ نہ صرف امارت و عزت کا امتیاز دور کرنے کے لیے بلکہ نہ صرف مذہبی احکام کی تعمیل کرنے کے لیے بلکہ اپنے ملک کو ترقی دینے کے لیے بھی نہایت ضروری ہے۔" (خطبہ جمعہ ۴ فروری ۱۹۳۸ء)

(قیادت تحریک جدید۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

## ادائیگی میں جلدی کی جائے!

"بیوت الحمد" جشن صد سالہ جوبلی منصوبہ کا ایک حصہ ہے اور اس میں صرف پانچ سال رہ گئے ہیں۔ اس لئے بیوت الحمد کے وعدوں اور اس کی ادائیگی میں جلدی کی جائے تاکہ بروقت اس کے اغراض و مقاصد کی تکمیل ہو سکے۔ امید ہے احباب کرام فاستبقوا الخیرات کے جذبہ سے سرشار ہو کر اس منصوبہ کو دعاؤں اور مالی معاونت سے کامیاب فرمائیں۔

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# سیرت حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ بنت محمد اسد اللہ قریشی الکاشمیری صاحب مرحوم - ربوہ)

اپنے اسلاف کی نیک زندگیوں کا بار بار مطالعہ کرنا اس لیے ہمارا فرض ہے تاکہ ان کی روشنی میں ہم بھی اپنے کردار و شخصیت کی تعمیر کر سکیں اسی مقصد کے تحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت کے چند پہلو ذیل میں پیش ہیں:-

## ولادت اور خاندان

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۵۷۵ عیسوی میں پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق قبیلۂ قریش کی مشہور شاخ بنو امیہ سے تھا۔ آپ کے جدِ اعلیٰ امیہ بن عبد شمس رئیسانِ قریش میں سے تھے اور اپنے قبیلہ میں ممتاز حیثیت رکھتے تھے۔ آپ کے والد کا نام عفانؓ اور والدہ کا نام اروی تھا۔ آپ اپنے والد اور والدہ دونوں کی طرف سے قریشی تھے۔ اور دونوں (والد و والدہ) کی طرف سے آپ کا سلسلۂ نسب پانچویں پشت میں جا کر حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے آپ اپنی والدہ کی طرف سے حضورؐ کے رشتہ دار بھی تھے۔

## بعض ابتدائی حالات

آپ بچپن ہی سے نیک اور شریف طبع ذہین اور تیز فہم تھے۔ جب ذرا بڑے ہوئے تو اس زمانہ کی ضروریات کے مطابق لکھنا پڑھنا سیکھا۔ اس کے بعد عرب کے عام رواج کے مطابق اونٹ وغیرہ چرانے شروع کیے لیکن پھر یہ کام چھوڑ کر تجارت میں مشغول ہو گئے۔ اس کے بعد یہی تجارت کا پیشہ ہی اپنا لیا اور یہی پیشہ آپ کا ذریعۂ معاش تھا۔

آپ ایک معزز اور شریف خاندان میں سے تھے دوسرا یہ کہ آپ میں ایک اچھے انسان کی خوبیاں موجود تھیں۔ عرب کے ایامِ جاہلیت کے دور میں بھی آپ میں نیکی و شرافت تھی انہی وجوہات کی بنا پر آپ کو مختصر سی تبلیغ کے بعد اسلام کی سمجھ آگئی اور آپ مسلمان ہو گئے آپ نے حضرت ابوبکرؓ کی تبلیغ سے اسلام قبول کیا۔

## آپ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کو رسولِ کریمؐ کے ساتھ بے پناہ محبت تھی۔ خود حضور نبی کریمؐ بھی آپ کے ساتھ محبت رکھتے تھے۔ رسولِ اکرمؐ کی آپ کے ساتھ محبت اور آپ پر اعتماد کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ حضورؐ نے یکے بعد دیگرے اپنی دو پیاری بیٹیاں آپ کے نکاح میں دے دیں۔ دوسری بیٹیؓ کی وفات کے بعد حضورؐ فرمایا کرتے تھے کہ اگر میری اور بھی بیٹیاں ہوتیں تو میں تمام کو ایک ایک کر کے انہی کے نکاح میں دے دیتا بہر حال آپ کو حضورؐ کی دوہری دامادی کا شرف حاصل تھا جو کسی اور کو حاصل نہیں ہوا۔ اور اسی باعث آپ "ذوالنورین" یعنی "دو نوروں والا" کے لقب سے ملقب ہوئے۔

آپ ان لوگوں میں سے تھے جو قبولِ اسلام سے قبل خواندہ تھے اور لکھنا پڑھنا بخوبی جانتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے وحی کی کتابت بھی کرایا کرتے تھے۔ تبھی آپ کو مؤرخین نے کاتبینِ وحی میں شامل کیا ہے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی محبت کا یہ عالم تھا کہ جب کبھی یہ پتہ چلتا کہ حضورؐ کے گھر کسی چیز کی کمی ہے یا فاقہ ہے یا تنگی ہے تو بیقرار ہو جاتے۔ فوراً ہی حضورؐ کے گھر اشیائے ضرورت بھجواتے۔ احادیث میں ایک واقعہ یوں بیان ہوا ہے کہ ایک بار آپ کو یہ خبر ملی چار یوم سے حضور کے گھر میں فاقہ ہے تو یہ سنتے ہی آپ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اسی وقت بہت سا سامانِ ضرورت حضورؐ کے گھر بھجوا دیا۔ اس کے علاوہ تین سو درہم نقد آپؐ کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کیے۔

آپ کی فدائیت اور خلوص اور حضورؐ کی بھی آپ سے محبت پر یہ واقعہ بھی گواہ ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر جب کہ حضرت عثمانؓ کو رسولِ اکرمؐ نے مکہ بھیجا تھا تو وہاں پر کفار نے حضرت عثمانؓ کے شہید ہو جانے کی جھوٹی خبر پھیلا دی۔ اس وقت حضورؐ نے تمام صحابہؓ کو اکٹھا کر کے ان سے بیعت لی جو کہ "بیعت رضوان" کے نام سے معروف ہے۔ اس موقع پر حضورؐ نے اپنے ہاتھ کو حضرت عثمانؓ کا ہاتھ قرار دیا اور دوسرے ہاتھ کو اس پر رکھ کر فرمایا کہ یہ حضرت عثمانؓ کی بیعت ہے۔ اور اس طرح حضور نے آپ کو اس بیعت میں سب سے بہتر طریق سے شامل فرمایا۔

## قرآن سے شغف

آپ کو قرآن کریم سے گہرا لگاؤ اور شغف تھا آپ کے وقت میں قرآن کریم مختلف قراتوں سے پڑھا جاتا تھا، آپ نے تمام مسلمانوں کو ایک ہی ایسی قرأت پر جمع کر دیا جو سب سے زیادہ معتبر مانی جاتی تھی۔ حفاظتِ قرآن میں یہ آپ کا بہت بڑا اور اہم کارنامہ ہے۔ آپ قرآنِ کریم کی ہر آیت کے شانِ نزول اور مطلب سے بخوبی آشنا تھے۔ اور آیات کو باقی صحابہؓ کے مقابلہ میں زیادہ صحیح اور بہتر طور پر سمجھ لیتے تھے اسکی بڑی وجہ یہ تھی کہ آپ وحی کی کتابت کرتے رہے تھے۔ آپ کو قرآن شریف حفظ بھی تھا۔ شہادت سے قبل جب دشمنوں نے آپ پر حملہ کیا تھا۔ اس وقت بھی آپ قرآن شریف کی تلاوت میں مشغول تھے۔

## جذبۂ ایثار و ہمدردی

آپ میں مالی قربانیوں کا جذبہ بھی بڑی شدت کے ساتھ موجود تھا۔ آپ کو اسلام اور مسلمانوں سے بہت محبت اور ہمدردی تھی۔ آپ اس وقت کے بڑے بڑے دولتمندوں میں شمار ہوتے تھے۔ قبولِ اسلام کے بعد اپنی تمام دولت کو مسلمانوں اور اسلام کی ترقی اور فلاح و بہبود کی خاطر خرچ کیا۔ آپ کی دولت سے اسلام اور مسلمانوں کو بڑے فائدے پہنچے آپ کے پاس جس قدر دولت کی فراوانی تھی، اس سے کہیں بڑھ کر سخی اور دریادل تھے۔ آپ کی سخاوت و ایثار مشہور تھا۔

اس طرح کا ایک واقعہ یہ ہے کہ ایک بار حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد میں قحط پڑا لوگ اور مویشی بھوکوں مرنے لگے۔ تو اس وقت آپ نے ایک ہزار اونٹ غلہ سے لدوا کر مدینہ بھیجے تاکہ ضرورت مندوں میں غلہ تقسیم کیا جائے اس وقت بہت سے تاجروں نے آپ سے کہا کہ ڈیوڑھے نفع پر یہ غلہ انہیں دیدیں لیکن آپ نے یہ کہہ کر ان کی پیش کش کو رد کر دیا "گواہ رہو، میں نے یہ غلہ خدا کی راہ میں ضرورتمندوں اور مساکین کو دے دیا ہے"۔ یعنی اپنے فائدہ کی ذرہ بھر پرواہ نہ کی۔

اسی طرح آپ کے ایثار اور مسلمانوں سے ہمدردی اور خیر خواہی کا ایک واقعہ اس طرح ہے۔ کہ جب مسلمان مدینہ کی طرف ہجرت کر کے گئے تو اس وقت میٹھے پانی کا ایک ہی کنواں تھا۔ جو ایک یہودی کی ملکیت تھا۔ وہ اس کا پانی مہنگے داموں بیچا کرتا تھا اور مسلمانوں کو پانی کی بڑی تکلیف تھی۔ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریک پر وہ کنواں خرید کر مسلمانوں کو تکلیف سے نجات دلا دی اور یہ کنواں آپ نے عام مخلوق کے لیے، خواہ وہ کسی بھی مذہب سے متعلق ہوں، وقف کر دیا۔

اسی طرح آپ نے مسجد نبوی کے قریب اپنے خرچ سے جنت البقیع میں قبرستان کے لیے زمین کا ایک ٹکڑا خرید کر وقف کر دیا تھا۔

غزوۂ تبوک کے موقع پر مسلمانوں کے پاس سامانِ جنگ و خورد و نوش کی کمی تھی حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بارہ میں بہت فکرمند تھے۔ حضورؐ نے جب صحابہ کرامؓ سے اس بارہ میں تحریک فرمائی تو حضرت عثمانؓ نے سامان دینے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ایک حدیث کے مطابق آپ نے ساز و سامان سے لیس تیس سو اونٹ اور علاوہ ان کے نقد ایک ہزار دینار پیش کر دیئے۔ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے لیے فرمایا کہ آج کے بعد عثمانؓ کا کوئی عمل انہیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔

حضرت عثمان جب بھی حج کے لیے جاتے تو وہاں حاجیوں کو کھانا کھلانے کا انتظام کرتے اور خود اپنی نگرانی میں انہیں کھانا کھلاتے تھے۔

آپ ہر ہفتے ایک غلام اپنی رقم سے آزاد کراتے تھے۔ یہاں تک کہ ایامِ محاصرہ میں بھی متواتر غلام آزاد کراتے رہے۔ مسجد نبوی کی تعمیر و توسیع کے کام میں بھی آپ نے نمایاں خدمت سرانجام دی۔ اردگرد کے مکانوں کے مالکان سے اپنی رقم سے زمین یا مکان لیے اور تعمیر و توسیع کا کام شروع ہوا۔ جس میں آپ خود کام کرنے والوں کے ساتھ باقاعدہ شامل رہے اور شب و روز کی محنت و مشقت کے بعد آخرِ کار یہ کام مکمل ہو گیا۔ اور جگہ کی تنگی دور ہو گئی اور پہلے سے بڑھ کر خوشنما اور مستحکم مسجد قائم ہو گئی۔

## صلہ رحمی

حضرت عثمانؓ بڑے رحم دل واقع ہوئے تھے۔ آپ کی رحم دلی کا حضرت علیؓ اس طرح ذکر فرماتے ہیں۔

"حضرت عثمانؓ ہم میں سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جن کے بارہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے تقویٰ اختیار کیا اور احسان کیا اور اللہ احسان کرنیوالوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو دوست رکھتا ہے"۔

## حیاء

حیاء داری آپ کی خصوصیات و سیرت کا ایک امتیازی پہلو ہے۔ آپ کی اس خصوصیت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی بڑی تعریف کیا کرتے تھے اور اس پہلو سے ان کا خاص خیال رکھتے تھے چنانچہ احادیث میں آتا ہے کہ ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں بعض صحابہؓ کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ آپ کی ٹانگ پر سے کپڑا ہٹا ہوا تھا۔ اتنے میں حضرت عثمانؓ کی آمد کی اطلاع ملی۔ آپؐ نے فوراً ٹانگ کو ڈھانپ لیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! پہلے تو کئی اصحاب آئے آپ نے ٹانگوں کو نہ ڈھانپا لیکن حضرت عثمانؓ کی آمد پر ڈھانپ لیا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ حضرت عثمانؓ کی حیاء سے تو آسمان پر فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔

## نیک طبعی اور سادگی

شرافت اور نیکی حضرت عثمانؓ کی فطرت میں شامل تھی۔ آپ بڑے نیک پارسا متقی، زاہد و عابد بزرگ تھے۔ اس کے علاوہ آپ بہت بردبار، حلیم الطبع، دیانت دار، ذہین، جرأت مند اور صابر و شاکر تھے۔ آپ عبادت میں تمام صحابہ کرامؓ سے بڑھے ہوئے تھے۔ راتوں کو کھڑے رہ رہ کر نماز اور عبادتِ الٰہی میں مشغول رہتے۔ مسلسل روزے رکھا کرتے اور احکامِ خدا تعالیٰ و رسولؐ بجا لانے کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہتے۔

زمانۂ جاہلیت میں جب کہ شراب اس قدر عام تھی کہ بچہ بچہ اس نحوست کا عادی تھا اور وہ لوگ اس کو لازمۂ حیات قرار دیتے تھے اس وقت بھی حضرت عثمانؓ نے اس سے دامن بچائے رکھا اور اس کے قریب تک نہ گئے زمانۂ جاہلیت میں ہزاروں بدترین برائیوں میں مبتلا معاشرے میں رہنے کے باوجود آپ کی طبیعت نے کوئی اثر قبول نہ کیا اور پاکیزگی ہمیشہ غالب رہی۔

آپ بڑے دولتمند تھے۔ عرب کے مشہور اور متمول تاجروں میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ آپ کی دولت مندی کی وجہ سے ہی آپ کو "غنی" کا خطاب دیا گیا۔ لیکن اتنی مالداری کے باوجود آپ میں مثالی سادگی تھی۔ انتہائی سادہ غذا اور سادہ لباس استعمال فرماتے تھے عجز و انکسار اس قدر تھا کہ کبھی لوگوں میں اپنی برتری اور فضیلت نہ جتاتے تھے۔ ہر ایک کی عزت کرتے مگر اپنی عزت کے کبھی خواہاں نہ ہوتے۔ عام لوگوں میں باہم اس طرح گھل مل کر بیٹھتے کہ امتیاز نہ ہو سکتا تھا۔ خلیفہ بننے کے بعد اس عاجزی اور انکساری میں اضافہ ہو گیا۔

## خلافت

خلیفۃ الرسول ثانی حضرت عمرؓ کے وصال کے بعد آپ تمام مسلمانوں کی اتفاق رائے اور باہمی مشورہ کے بعد مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ منتخب ہوئے۔ خلیفہ بن جانے کے بعد خلافت کی ذمہ داریوں کو بطریق احسن انجام دیا۔ دن کو خلافت کے کاموں اور عوام کی فلاح و بہبود کے لیے وقف رکھتے اور رات کو عبادتِ خداوندی میں گزار دیتے۔ مؤرخین کے مطابق آپ کا عرصۂ خلافت بارہ سال کے قریب بنتا ہے۔

## اشاعتِ اسلام کا جذبہ

حضرت عثمانؓ میں اسلام کو پھیلانے کا بڑا جذبہ اور شوق تھا۔ آپ کی خواہش تھی کہ غیر مسلم علاقے فتح ہو کر مملکتِ اسلامیہ میں شامل ہوں۔ اسی بنا پر آپ نے فتوحات شروع کیں اور کئی علاقے فتح کر کے اسلامی مملکت کو وسیع تر کیا۔ چند مشہور علاقے یہ ہیں۔

ایران میں طبرستان، شیراز، خراسان وغیرہم، طرابلس، سپین کا کچھ حصہ، کابل، شام اور ان کے علاوہ اور بھی کئی علاقے۔ آپ میں اشاعتِ اسلام کے شوق و لگن کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ جہاد میں قید ہو کر آنے والے قیدیوں کو خود اپنی زبان سے تبلیغ اسلام فرماتے۔ ایک بار ملک روم کی کچھ عورتیں لڑائی میں قید ہو کر مسلمانوں کے ہاتھ آئیں تو آپ خود ان کے پاس تشریف لے گئے اور اسلام کی تبلیغ کی۔ ان میں سے دو عورتیں مسلمان ہوئیں جبکہ باقی اسلام کی پاکیزہ تعلیم سے بڑی متاثر ہوئیں۔

## رفاہِ عامہ کے کام

آپ نے اپنے عہدِ خلافت میں رفاہِ عامہ کے متعدد کام کیے۔ مثلاً بہت سی سڑکوں کی تعمیر کروائی۔ کئی نہریں کھدوائیں، چشمے بنوائے۔ سرائیں تعمیر کروائیں، گھوڑوں کی بہتر افزائش و ترقی کے لیے چراگاہیں بنوائیں اسی طرح بیت المال کو ترقی دی۔ آپ کی فتوحات سے ملک وسیع ہو گیا جس سے بیت المال کی آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ ہوا یہ آمدنی پہلے کی نسبت دگنی ہو گئی آپ نے امہات المومنینؓ اور دیگر اصحابؓ جن کے وظائف پہلے سے مقرر تھے، کے وظائف میں اضافہ کیا۔ اس کے علاوہ غرباء اور مساکین کو کھانا کھلانے کا بھی اہتمام کرایا۔ نظامِ حکومت کے کئی شعبوں کو مزید ترقی دی۔ فوجیوں کی تنخواہوں میں اضافہ کیا۔ نئے مفتوحہ علاقوں میں چھاؤنیاں مقرر کیں۔ بحری فوج کا قیام عمل میں لانا آپ کا بڑا نمایاں کارنامہ ہے یہ سب سے پہلا موقع تھا جب آپ نے بحری بیڑا بنوایا۔ جو آپ سے پہلے کسی عہد میں نہ بنا تھا۔

## کمال حلیمی اور عفو و درگزر

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں حلیمی اور درگزر کا جذبہ کامل طور پر موجود تھا۔ آپ نہ صرف دوستوں سے، بلکہ دشمنوں سے بھی کمال درجہ حلیمی سے پیش آتے تھے اور عفو و درگزر سے کام لیتے تھے۔ آپ کی خلافت کے آخری ایام میں بعض مفسدین نے آپ پر متعدد اعتراضات کیے اور آپ کو خلافت سے معزول کرنے کی کوشش کی۔ اس وقت آپ نے بڑی بردباری اور عفو و درگزر سے کام لیا۔ آپ انکو سزا بھی دے سکتے تھے۔ لیکن آپ نے بڑے تحمل و متانت سے ان کی تحقیق کرائی تو یہ ثابت ہو گیا کہ تمام اعتراضات بے بنیاد اور محض تعصب پر مبنی تھے۔ پھر آپ نے حج کے ایام میں تمام معترضین کو جمع کر کے ان کے ایک ایک اعتراض کا تسلی بخش جواب دیا۔ کئی لوگوں نے آپ سے کہا کہ ان معترضین کو سزا ملنی چاہیے لیکن آپ کی بردبار طبیعت اور درگزر کی عادت بھلا کہاں آپ کو اس کی اجازت دے سکتی تھی۔ اس لیے آپ نے انہیں معاف فرما دیا۔ یہی وہ باغی لوگ تھے۔ جنہوں نے اگلے سالوں میں بلوہ کیا اور آپ کے مکان کا محاصرہ کر لیا اور آپ سے خلافت چھوڑ دینے کا مطالبہ کیا۔ آپ نے کہا "مجھے خلافت کا جو قمیص خدا تعالیٰ نے پہنائی ہے، میں خود اسے نہیں اتاروں گا"۔ بلوائیوں کی تعداد بارہ ہزار کے قریب تھی۔ جو مسلح ہو کر کوفہ، بصرہ اور مصر سے آئے تھے۔ اس وقت جان نثار صحابہؓ کرام میں سے کئی ایک نے حضرت عثمانؓ سے ان بلوائیوں سے مقابلہ کی اجازت طلب کی مگر آپ نے اجازت نہ دی اور فرمایا کہ "میں وہ پہلا خلیفہ نہیں بننا چاہتا کہ جس کی وجہ سے مسلمانوں کی بستی میں مسلمانوں کا ہی خون بہے۔ میرا اپنا خون ہوتا ہے تو ہو جائے مگر مسلمانوں کا خون نہ بہے"۔ یہ آپ کی مسلمانوں اور اسلام سے محبت، دور اندیشی اور کمال حلم و بردباری کا کھلا ثبوت ہے۔

## شہادت

۸ ذوالحجہ ۳۵ھ کو جبکہ آپ تلاوت قرآن پاک میں محو تھے اور روزہ کی حالت میں تھے تو یہی بلوائی آپ کے گھر کے اندر گھس آئے اور آپ پر حملہ کر کے آپ کو بڑی سفاکی سے شہید کر دیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۝

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت کا ہر ہر پہلو قابلِ عمل اور قابلِ رشک ہے خدا تعالیٰ ہمیں اپنے نیک اسلاف کی پیروی کی توفیق بخشے آمین یا رب العالمین۔

## درخواست دعا

•• خاکسار کے چھوٹے بھائی حکیم مقبول احمد صاحب گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا اکلوتا لڑکا عمر احمد چند دنوں سے بیمار ہے۔ دن بدن بچہ کمزور ہوتا جا رہا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ بچہ کو صحت و تندرستی دے۔ لمبی زندگی عطا فرمائے۔ صالح اور خادم سلسلہ بنائے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنائے۔ آمین۔

(عبد الغفور معرفت ایم بی احمد اینڈ سنز فوارہ چوک جھنگ صدر)

•• خاکسار کی والدہ آج کل سخت بیمار ہیں معالجین نے فالج کا خدشہ ظاہر کیا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ والدہ صاحبہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین!

مرزا اعجاز الرحمٰن ابن (مرزا الطاف الرحمٰن صاحب) ۱۰/۱۵
دار الرحمت وسطی۔ ربوہ

## تجاویز برائے سالانہ اجتماع

## لجنہ و ناصرات

لجنہ و ناصرات کے سالانہ اجتماع کا پروگرام عنقریب مرتب کیا جا رہا ہے۔ لہٰذا اس سلسلہ میں مفید اور قابلِ عمل تجاویز جلد سوچ کر بھجوائیں۔

جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ

## تلاش گمشدہ نقدی

دار النصر غربی سے گول بازار آتے ہوئے راستہ میں تین سو سو روپے کے نوٹ گر گئے ہیں۔ یہ کرنسی نوٹ مورخہ ۲۸ مئی کو دن کے چار بجے دار النصر سے اقصیٰ چوک موڑ، دفتر خدام الاحمدیہ، کوارٹر تحریک جدید، گول بازار کے راستے میں کہیں گرے ہیں۔ کسی کو ملیں تو براہ کرم صدر صاحب عمومی یا مکتبہ عرفان تک پہنچا دیں۔

(عبد الغفار سوئل مکتبہ عرفان گول بازار۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر مخلصین جماعت کا لبیک

## جماعت احمدیہ لاہور

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۳۱۔ | مکرم شیخ بشیر احمد صاحب | سمن آباد لاہور | ۳۲۰۰/- |
| ۳۲۔ | " " نثار احمد صاحب | " " | ۵۲۰۰/- |
| ۳۳۔ | " " انوار احمد صاحب | " " | ۱۱۰۰/- |
| ۳۴۔ | " ملک عبداللطیف صاحب شکوہی | سنت نگر | ۱۱۵۰/- |
| ۳۵۔ | " مسعود احمد صاحب بھٹی | " | ۱۲۵۰/- |
| ۳۶۔ | " ملک عبدالمالک صاحب | " | ۱۵۰۰/- |
| ۳۷۔ | " چوہدری محمود احمد ظفر صاحب | " | ۱۲۰۰/- |
| ۳۸۔ | " حیدر الدین ٹیپو صاحب | سول لائن | ۳۵۰۰/- |
| ۳۹۔ | " شیخ ابرار احمد صاحب تاجر ٹی وی | " | ۱۵۰۰/- |
| ۴۰۔ | " ڈاکٹر مبارک احمد صاحب | شالامار ٹاؤن | ۱۲۵۰/- |
| ۴۱۔ | " خواجہ حفیظ احمد صاحب | گلبرگ | ۱۵۰۰/- |
| ۴۲۔ | " چوہدری ادریس نصر اللہ خانصاحب | ماڈل ٹاؤن | ۱۲۲۵/- |
| ۴۳۔ | " " بشیر احمد صاحب | " | ۱۳۶۰/- |
| ۴۴۔ | " " عبدالحمید صاحب | " | ۱۳۵۰/- |
| ۴۵۔ | " امتیاز احمد صاحب بٹ | " | ۱۵۵۰/- |
| ۴۶۔ | " چوہدری فتح محمد صاحب نائب امیر | محمد نگر | ۱۱۰۰/- |
| ۴۷۔ | " نواب عباس احمد خان صاحب | " | ۱۲۰۰/- |
| ۴۸۔ | " محمد اسحٰق صاحب شور | مزنگ | ۱۵۰۰/- |
| ۴۹۔ | " ٹھیکیدار شریف احمد صاحب | مصری شاہ | ۳۴۵۰/- |
| ۵۰۔ | " " حنیف احمد صاحب | " | ۱۰۶۰/- |
| ۵۱۔ | " میاں مبارک علی صاحب | " | ۲۷۱۰/- |
| ۵۲۔ | " شیخ رحمت علی صاحب | " | ۱۳۸۰/- |
| ۵۳۔ | " چوہدری مبارک احمد صاحب | " | ۱۳۰۰/- |
| ۵۴۔ | " شیخ محمد بشیر صاحب | " | ۱۱۵۰/- |
| ۵۵۔ | " " محمد علی صاحب | " | ۱۱۵۰/- |

(وکیل المال اول تحریک جدید) (باقی)

# اعلانات دارالقضاء

مکرم منور احمد صاحب خالد ولد عبدالحق صاحب مرحوم دارالنصر وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد عبدالحق صاحب مرحوم کی امانت ذاتی کھاتہ نمبر ۷۳۰۲/۱-۲۰۹ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں مبلغ ایک ہزار روپیہ جمع ہے۔ ہم سب درج ذیل وارثان یہ رقم امینہ بیگم بیوہ عبدالحق صاحب مرحوم کو دیئے جانے پر راضی ہیں لہٰذا فیصلہ فرمایا جائے کہ یہ رقم امینہ بیگم کو دی جائے۔

اگر کسی وارث یا غیر وارث کو مذکورہ رقم امینہ بیگم صاحبہ بیوہ عبدالحق صاحب مرحوم کو ادائیگی پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔

نام ورثاء عبدالحق صاحب مرحوم

۱۔ امینہ بیگم بیوہ عبدالحق صاحب مرحوم
۲۔ امۃ المتین بنت " " "
۳۔ منصور احمد خالد لڑکا " " "
۴۔ نسرین اختر بنت " " "
۵۔ نسیم اختر " " "
۶۔ بشریٰ پروین " " "
۷۔ مبشر احمد لڑکا " " "

(ناظم دارالقضاء)

# معاونین خصوصی تحریک جدید بیرون پاکستان

بیرون پاکستان سے تازہ اطلاعات کے مطابق مندرجہ ذیل احباب نے نمایاں وعدہ کر کے معاونین خصوصی میں شرکت کی سعادت حاصل کی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور بیش از پیش قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔

## صف اول:

(۱) اجمل جہاں زیب صاحب سوئٹزرلینڈ ۴۰۰ مارک
(۲) منیر احمد صاحب مع اہلیہ مرحومہ سیرالیون ۴۰۰ لیون

## صف دوم:

(۱) ابراہیم کونٹے صاحب سیرالیون ۲۰۰ لیون
(۲) عمری کونیا صاحب تنزانیہ ۴۴ اشلنگ
(۳) تومبا موسیٰ صاحب " ۱۲۰۰ "
(۴) عیسیٰ رشید " ۱۰۷۹ "
(۵) محمد ابراہیم صاحب تنزانیہ ۱۰۰۰ اشلنگ
(۶) ایم اے بھٹی صاحب لائبیریا ۱۲۰ ڈالر
(۷) سردار رفیق احمد " ۱۲۰ "

(وکیل المال ثانی۔ تحریک جدید)

جُبِلَتِ الْقُلُوْبُ عَلٰی حُبِّ مَنْ اَحْسَنَ اِلَیْھَا
وَ بُغْضِ مَنْ اَسَاءَ اِلَیْھَا
حدیث نبوی ﷺ

فطرت میں رکھی گئی ہے دلوں کی محبت اس شخص کی جو اس کا محسن ہو اور بغض اس شخص کا جو برائی کرے ان سے

## وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارے میں

# حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ کا ارشاد

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد رحمہ اللہ نے انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۸۰ء کے افتتاحی خطاب میں وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں احباب جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:۔

"جماعت کو ایثار پیشہ ذہین مبلغین کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ذہن دیا ہے اور ایثار بھی دیا ہے۔ اخلاص بھی دیا ہے لیکن ایثار اور اخلاص کے بعض پہلو پوری طرح ابھی چمکے نہیں۔ پالش نہیں ہوئی انہیں۔ پالش کریں ان کو بچے دیں جامعہ کے لئے لیکن ذہین بچے۔ ایک وقت میں جس شخص کا بچہ بالکل خود ماغ ہوتا تھا اور میٹرک میں دو نمبر لے کر وہ پاس ہو جاتا تھا۔ وہ خدا تعالیٰ پر احسان جتانے کے لئے اسے جامعہ میں داخل کرا دیتا تھا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کئی چھوڑ کر چلے گئے۔ بڑی بدمزگیاں ہوئیں۔ اب میں نے قانون بنایا ہے کہ اصل تو مجھے چاہئیں فرسٹ ڈویژن لیکن سیکنڈ ڈویژن والوں کو ایک حد تک برداشت کر لیں گے۔ تھرڈ ڈویژن والوں کو نہیں لیں گے۔۔۔۔"

جو احباب حضرت صاحب کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے ذہین بچے وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخل کروانا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ابھی اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں تاکہ ان کے ضروری کوائف مکمل کئے جا سکیں اور پھر میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے بچے کے نتیجہ امتحان کی اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ اخبار احمدیہ)

کے دوران اپنی جگہوں سے اٹھ کر قریب آنا احسن نہیں ہے۔ چنانچہ احباب قریب آکر بیٹھ گئے۔

---

● محترم گیانی عباداللہ صاحب مینیجر الفضل جمعرات ۱۰ مئی سے بہت زیادہ بیمار ہیں۔ زیادہ اسہال آنے کی وجہ سے بہت زیادہ کمزوری ہو گئی تھی فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں طبیعت قدرے بہتر ہے۔ احباب کرام سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مخلص خادم سلسلہ کو اپنے فضل سے نوازے اور جلد صحت کاملہ عطا کرے۔ آمین!

---

● گزشتہ ماہ نومبر میں میرا چھوٹا زاد بھائی بعمر ۲۴ سال موٹر سائیکل کے حادثہ میں جاں بحق ہو گیا تھا۔ پھر ماہ دسمبر میں میرا چھوٹا بھائی طیب عارف کار کے ایک حادثہ میں ہم سے جدا ہو گیا۔ اب گزشتہ جمعرات کو میرا چچا زاد بھائی بعمر ۱۷ سال موٹر سائیکل کے ایک حادثہ میں وفات پا گیا ہے۔ اس دوران میری پیاری والدہ اور ایک نوجوان چچا زاد بہن بھی اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئیں۔ ان پے در پے صدمات نے ہمارے خاندان کو بہت کڑی آزمائش میں ڈال دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی تقدیر کو بہتر جانتا ہے۔ ہم عاجز بندے تو ہر دم اس کے در سے چمٹے ہوئے ہیں میں اپنے پیارے احباب کی خدمت میں عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ ہمیں اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے ہمیں صبر عطا کرے اور اپنی تقدیر خیر کو جاری فرمائے۔ نیز غم اور درد کو روحانی ترقیات میں ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔ مزید سخت آزمائش سے محفوظ رکھے اور ہم سے راضی ہو جائے۔ آمین!

میری بڑی بہن جو کہ طیب عارف کی وفات کے حادثہ کے وقت پیارے طیب کے ساتھ کار میں سوار تھیں۔ تاحال بیمار ہیں۔ ان کے جسم پر ورم اور حرام مغز اور ریڑھ کی ہڈی میں کچھ تکلیف ہے۔ ابا جان کی صحت بھی کمزور ہے۔ بزرگان سلسلہ اور تمام احباب جماعت سے ایک دفعہ پھر دردمندانہ التجا ہے کہ ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(طاہر عارف ابن مولانا محمد یار عارف
۱۲ ربوہ۔ سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا)

---

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک پہنچائیے!

# کوئی کام ناممکن نہیں

ہمارے پیارے آقا نے الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک لے جانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ بظاہر یہ ایک ناممکن حد تک مشکل کام دکھائی دیتا ہے۔ مگر جب حضور ایدہ اللہ کی دعائیں ساتھ ہوں تو کوئی کام ناممکن نہیں رہتا۔

تمام عہدیداران جماعت اس نظریہ کے تحت کام کریں تو الفضل کی اشاعت حضور کی منشاء مبارک تک بڑھ سکتی ہے۔

احباب کرام و عہدیداران جماعت خصوصی توجہ فرمائیں!

(مینیجر الفضل)

---

ہومیوپیتھک و بایوکیمک ادویات
معیاری مدر ٹنکچرز و پوٹینسیاں

۶ - ۳۰ - ۲۰۰ - ۱۰۰۰ - ۱۰،۰۰۰ سے لاکھ طاقت تک۔ جرمنی سیلڈ ادویات، ملک شوگر گولیاں، ٹکیاں اور ہومیوپیتھک و بایوکیمک کتب پاکستان کے تھوک فروشوں کے متوازی نرخوں پر دستیاب ہیں۔

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون 606/607

---

نہایت پختہ اور اعلیٰ اینٹ کیلئے
رابطہ
عظیم سنز سیمنٹ سٹاکسٹ
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ:

---

اعلیٰ معیاری انگریزی ادویات
کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔ نیز ٹیکہ جات لگانے کا بھی انتظام ہے۔ ہمارا نصب العین خوش اخلاقی اور مناسب دام
ارشد میڈیکوز
رحمت بازار۔ ریلوے روڈ۔ ربوہ

---

ضروری اطلاع

اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمود احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔

زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

---

دمہ کورس Asthma Course 60/- روپے
ٹی بی کورس T. B. Course فی کورس 50-00 روپے
ذیابیطس (شوگر) کورس Diabetes Course 80/-
موٹاپا کورس Obesity Course 60/-
باڈی بلڈنگ کورس Body Building Course 30/-
ہائی بلڈ پریشر کورس Hypertention Course 100/-
لٹریچر فری۔ ڈاک خرچ -/8 روپے زائد
کیور ٹیو سنٹرز
لاہور: میسرز میڈیکوز چوک میو ہسپتال
کراچی: خواجہ میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ
راولپنڈی: شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال
فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار
ملتان: الطاف میڈیکل ہال صدر بازار،
گجرات: مظہر میڈیکل ہال چوک نواب صاحب
گوجرانوالہ: ہومیو دارالشفا نعمانیہ روڈ نعمانیہ چوک
منڈی بہاؤالدین: اسراری دواخانہ کمیٹی بازار
جھنگ: حکیم ارشد جاوید اندرون ممنا گیٹ
اوکاڑہ: ہومیو ڈاکٹر محمد اقبال دیپالپور چوک
وہاڑی: قدافی میڈیکل سٹور کلب روڈ نزد اسلامیہ ہائی سکول
پشاور: اختر میڈیکل سٹور ہسپتال روڈ،
کوہاٹ: عزیز اینڈ کو کیمسٹ بنوں روڈ
مردان: ہومیو ڈاکٹر غلام جیلانی نیو مارکیٹ
بنوں: حاجی نور الٰہی محمد اسلم کیمسٹ اندرون لکی گیٹ
سکھر: مدنی ٹریڈرز، مدنی مارکیٹ،
کوئٹہ: غفور میڈیکل سٹور سورج گنج بازار
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ 606-607

---

فاستبقوا الخیرات

---

لاہور اور فیصل آباد جانے کی
ضرورت نہیں!
خوشاب کے ۲۴ سالہ تجربہ کار ٹیکنیشن آپ کے ٹیپ ریکارڈر اور ٹیلیویژن سیٹ کی معیاری مرمت کے لئے حاضر ہیں۔ نیز سامان بجلی و سپیئر پارٹس کے لئے رجوع فرمائیں!
ظفر الیکٹرونکس۔ اقصیٰ روڈ ربوہ

---

برائے فروخت!
ایک کوٹھی جس میں ڈرائنگ روم۔ ڈائننگ روم۔ چار بیڈ روم۔ کچن۔ پینٹری۔ سٹور روم۔ سٹڈی روم۔ سرونٹ کوارٹر۔ تین باتھ روم۔ فلش سسٹم بہت وسیع برآمدہ۔ پورچ۔ سوئی گیس۔ میٹھا پانی۔ ٹھنڈے اور گرم پانی کی لائینیں موجود۔ ماڈرن اور نہایت پختہ بنی ہوئی برائے فروخت ہے
نصیر عباسی
الفردوس۔ دارالصدر غربی ربوہ

---

ہمارے پاس
(۱) A.C. ایئر کنڈیشن 2200 B-T-U جنرل۔ صرف ایک سیزن چلا ہوا
(۲) نیز سٹبلائزر (لارسن۔ ٹوبرو)
(۳) پف مشین 261، 260 مکمل کمپیوٹرائزڈ
(۴) اورنج جوسر (۵) ریفریجریٹر کلو نیٹر ۱۵ کیوبک فٹ
اس کے علاوہ بے شمار چھوٹی بڑی گھریلو اشیاء اگر آپ بیچنا چاہتے ہیں یا خریدنا چاہتے ہیں تو فوری طور پر رابطہ کریں۔
المحمود اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ فون 493